دارُالإفتاء

مرکزتعلیم وتحقیق

گلشن تعلیم، موٹروے چوک، H-15، اسلام آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تاریخ 9/7/2024

فتوی نمبر 61

السلام علیکم۔ آج کل بڑے ادارے زکات جمع کرتے ہیں۔ ان کے زکات کے لیے مخصوص بنک اکاؤنٹ میں کروڑوں روپے ہر وقت جمع رہتا ہے، جس کو وہ اپنی صواب دید پر خرچ کرتے ہیں۔ بعض ادارے اپنے پاس ایک ایک سال کے بجٹ کے برابر پیسے ریزرو(reserve) رکھتے ہیں تاکہ حالات کا اتار چڑھاؤ برداشت کر سکیں۔ آپ سے پوچھنا یہ ہے کہ:

1. جب کوئی فرد اپنی زکات ان اداروں میں جمع کرواتا ہے، اس کی زکات کب ادا ہوگی؟ جب وہ پیسے ان اکاؤنٹس میں جمع کرواتا ہے یا جب یہ ادارے اس رقم کو خرچ کریں؟

2. اگر ان اداروں نے زکات کی رقم کا غلط استعمال کی یا ان کے ساتھ کوئی فراڈ ہوا جس میں زکات کی رقم ضائع ہوگئی، تو کیا اس کی زکات ادا ہو گئی؟

3. اگر کوئی اپنی زکات کسی ادارے کو دے، بعد میں اس کو اس ادارے کے طریقہ کار پر شک ہوا اور وہ اس ادارے سے اپنے پیسے واپس مانگے، تو کیا اس شخص کا واپس مانگنا جائز ہے؟ اس ادارے کا واپس کرنا جائز ہے؟ اگر واپس کر دیے تو کیسے معلوم ہوگا کہ جو رقم واپس آئی ہے، وہ اسی فرد کی ہے؟

جواب: الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الامین وبعد:

ملک میں اس وقت مختلف رفاہی تنظیمیں، ادارے اور ٹرسٹ زکات وصول کر رہے ہیں، اور نادار لوگوں کی مدد میں سرگرم عمل ہیں۔ جو ادارہ زکات کی رقم صحیح طور پر مستحقین تک پہنچاتا ہے اور شرعی اصولوں کے مطابق مصارف زکات میں خرچ کرتا ہے، تو اصولی طور پر ان رفاہی اداروں کو زکات دینا جائز ہے۔ جس طرح آدمی خود اپنی زکات ادا کر سکتا ہے ایسے ہی کسی دوسرے کو اپنا وکیل بھی بنا سکتا ہے، ان رفاہی اداروں کی فقہی حیثیت ایک وکیل کی ہے، وکیل کے بارے میں اصول یہ ہے کہ جب تک وہ خرچ نہ کرے، تب تک مزکی (زکات ادا کرنے والا) کی زکات ادا نہیں ہوتی ہے۔

صورت مسئولہ کا جواب بالترتیب یہ ہے:

1. جب کوئی فرد اپنی زکات ان اداروں میں جمع کراتا ہے، اس کی زکات کب ادا ہوگی؟ جب وہ پیسے ان اکاؤنٹس میں جمع کرواتا ہے یا جب یہ ادارے اس رقم کو خرچ کریں؟

اجتماعی ادارے چوں کہ زکات دینے والے کے وکیل ہیں، اس لیے جب تک وہ اس رقم کو خرچ نہیں کرتے، تب تک آپ کی زکات ادا نہیں ہوتی، صرف رفاہی اداروں کے اکاؤنٹ میں رقم جمع کرنے سے فرضِ زکات ادا نہیں ہوتا۔

2. اگران اداروں نے زکات کی رقم کاغلط استعمال کیایاان کے ساتھ کوئی فراڈ ہوا جس میں زکات کی رقم ضائع ہوگئی، تو کیااس کی زکات ادا ہو گئی؟

اگر رفاہی ادارے نے کسی ایسی جگہ آپ کی زکات کی رقم خرچ کی، جو زکات کے مصارف میں شامل نہیں یارفاہی ادارے کے ساتھ فراڈ ہو جاتا ہے جس سے وہ رقم ضائع ہوگی، توآپ کی زکات ادا نہیں ہوئی، دوبارہ آپ کو زکات ادا کرنی ہوگی۔ہاں اگر اس رفاہی ادارے کی غفلت سے رقم ضائع ہوئی ہے، توان سے ضمان لی جاسکتی ہے۔

3. اگر کوئی اپنی زکات کسی ادارے کو دے، بعد میں اس کو اس ادارے کے طریقہ کار پر شک ہوااور وہ اس ادارے سے اپنے پیسے واپس مانگے، توکیااس شخص کاواپس مانگنا جائز ہے؟اس ادارے کاواپس کرنا جائز ہے؟ اگر واپس کردیے توکیسے معلوم ہوگا کہ جو رقم واپس آئی ہے، وہ اسی فرد کی ہے؟

اگرآپ نے کسی رفاہی ادارے کو زکات کی رقم دی اور انہوں نے وہ رقم ابھی تک آگے صرف نہیں کی، بلکہ رقم ان کے پاس موجود ہے توآپ ان سے اپنی رقم واپس لے سکتے ہیں، کیونکہ یہ ادارہ آپ کا وکیل ہے اور وکیل کو مؤکل معزول کر سکتا ہے۔اور ادارہ جو رقم ادا کرے، وہ مزکی کی سمجھی جائے گی۔

"الوكيل إنما يستفيد التصرف من الموكل وقد أمره بالدفع إلى فلان فلا يملك الدفع إلى غيره كما لو أوصى لزيد بكذا ليس للوصي الدفع إلى غيره"(ردالمحتارعلى الدرالمختار،مطلب فى زكاتثمن المبيع وفاء، ج3، ص189، دارالكتب العلمية)

"سئل عمر الحافظ عن رجل دفع إلى الآخر مالاً، فقال له: "هذا زكاة مالي فادفعها إلى فلان" ، فدفعها الوكيل إلى آخر هل يضمن؟ فقال: نعم، له التعيين"(الفتاوى التاتارخانية، كتاب الزكوة، ج:3، ص:228)

آپ کے مسائل اور ان کے حل میں مذکور ہے کہ:

جو فلاحی ادارے زکات جمع کرتے ہیں وہ زکات کی رقم کے مالک نہیں ہوتے، بلکہ زکات دہندگان کے وکیل اور نمائندے ہوتے ہیں، جب تک ان کے پاس زکات کا پیسہ جمع رہے گا وہ بدستور زکوۃ دہندگان کی ملک ہوگا....اسی طرح اگر رفاہی ادارے نے زکات کی رقم بینک میں رکھوادی توجب تک وہ رقم بینک میں ہے تب تک زکات ادا نہیں ہوئی۔(آپ کے مسائل اوران کا حل، جلد5، ص177)

کتبہ: **مفتی عثمان یونس**

رفیق دارلافتاء مرکزتعلیم وتحقیق

مولاناڈاکٹر حبیب الرحمٰن

رئیس دارالافتاء مرکزتعلیم وتحقیق اسلام آباد

مفتی وصی الرحمٰن

رفیق دارالافتاء مرکزتعلیم وتحقیق اسلام آباد